سوال

(178) تقسیم وراثت میں فریقین کا اختلاف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1)...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بنام سومر نے اپنی زندگی میں ہی 1960 میں اپنے تین بیٹوں ملوک، سلیمان، گلن میں زمین تقسیم کر دی تھی۔ ہر ایک بیٹے کو 43 ایکڑ ملی، اس کے بعد ملوک فوت ہو گیا اور زمین کے کھاتے 1974ء میں بیٹوں کے نام ہوئے تھے، بعد میں محمد ملوک کا بیٹا مولا بخش کہتا ہے اس زمین میں میرا بھی حق ہے کیونکہ میں نے جدا 16 ایکڑ خرید کر اپنے دادے سومر خان کے نام لگوائی تھی چونکہ یہ کھاتا میرے دادے کا تھا اس لیے مجھے نہیں ملی، دوسرے دونوں فریقین کا کہنا ہے کہ یہ زمین دادا سومر کی ملکیت ہے۔ یہ بیانات دونوں فریقین کی موجودگی میں لیے گئے ہیں؟

(2)...... میاں مولا بخش دارالعلوم سے جو تحریر لے کر آیا ہے اس میں صرف ایک گروہ کا سوال مذکورہ ہے جب دوسرا گروہ سامنے آیا تو پھر سوال کی وضاحت ہو گئی۔ اب وضاحت سے بتائیں کہ شریعت محمدی موجب ان 16 ایکڑ کا حقیقی حق دار کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)...... معلوم ہونا چاہیے کہ جب سومر خان نے 1960ء میں اپنے بیٹوں میں زمین تقسیم کی تھی اس وقت مولا بخش اپنے دادے سے اپنی زمن لے لیتا، لیکن اس وقت بھی نہیں لی جب کہا گیا کہ گواہ لاؤ گواہ بھی پیش نہیں کیے، پھر جب زمین کی تقسیم 1960ء میں ہوئی اور 1974ء میں بھی کھاتے ہوگئے اگر اس کا حق ہوتا تو اتنا عرصہ خاموش کیسے بیٹھا رہا اپنا حق طلب کیوں نہ کیا اور پھر ورثاء نے صحیح (دستخط) وغیرہ کیے تو کھاتے بنے ہیں اگر اس کا حق ہوتا تو دستخط نہ کرتا، گواہ بھی پیش کرتا، دوسری بات کہ وہاں کھاتا دوسری زمین کا ہے جو کہ دوسرے کے حصے میں ہے وہ زمین اپنے کھاتے میں کروائے اسی کھاتا بنے گا باقی اس زمین کا کھاتا نہیں بنتا۔

(2)...... مولا بخش نے جو تحریر مدرسہ دارالعلوم سے لکھوائی ہے اس میں سوال صرف اپنے حق اور فائدے میں لکھوایا ہے اور یہ سوال سراسر (بالکل) غلط ہے اس لیے جب سوال غلط لکھوایا تو جواب بھی غلط ہو جائے گا۔

مذکورہ وجوہات کی بناء پر مولا بخش کا حق معلوم نہیں ہوتا شریعت محمدی کے مطابق مولا بخش 16 ایکڑ زمین کا حق دار نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر578

محدث فتویٰ